www.saaid.net/kutob/index.htm

موضوع الخطبة : مقتضيات الإيمان باليوم الآخر – جزء 1

الخطيب : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/ حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم :سيف الرحمن التيمي(@Ghiras_4T)

موضوع:

آخرت کے دن پر ایمان لانے کے تقاضے–قسط ۱

پہلا خطبہ:

إنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

حمد وثنا کے بعد!

سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز دین میں ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، ہر ایجاد کردہ چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اے مسلمانو! اللہ تعالی سے ڈرو اور اس کا خوف اپنے ذہن ودل میں زندہ رکھو، اس کی اطاعت کرو اور اس کی نافرمانی سے بچتے رہو، جان رکھو کہ اللہ تعالی اپنی شریعت سازی میں، اپنی تقدیر میں اور جزاءوسزا میں بڑا باحکمت ہے اور اللہ تعالی کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس نے اس مخلوق کے لیے ایک میعاد مقرر فرمایا ہے جس میں انہیں ان اعمال کا بدلہ دے گا جن کا انہیں اپنے رسولوں کی زبانی مکلف کیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ﴾.

ترجمہ: کیا تم یہ گمان کئے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یوں ہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے۔

آخرت کے دن کو یوم المعاد سے اس لئے موسوم کیا گیا کہ اس کے بعد کوئی دن نہیں ہو گا، بایں معنی کہ جنتی اپنے مقام پر فائز ہو جائیں گے اور جہنمی اپنے ٹھکانے پر پہنچ جائیں گے، یہ دن قیامت کے دن سے بھی موسوم ہے کیوں کہ اس دن لوگ اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

اے مومنو! آخرت کے دن پر ایمان لانے میں چھ امور شامل ہیں: صور میں پھونک مارنا، مخلوقات کا دوبارہ اٹھایا جانا، قیامت کی دیگر نشانیوں کا واقع ہونا، لوگوں کا حشر کے میدان میں جمع ہونا، حساب وکتاب وجزاء وسزا، جنت اور جہنم میں دخول۔

۱- اللہ کے بندو! صور میں پھونک مارنا قیامت کی بڑی نشانیوں میں سب سے پہلی نشانی ہو گی، اسی کے ذریعہ وقوعِ قیامت کی خبر دی جائے گی، صور سے مراد وہ سینگ ہے جس میں صور کے فرشتہ -یعنی اسرافیل- دو دفعہ پھونک ماریں گے، پہلی دفعہ پھونک مارنے سے تمام مخلوقات بے ہوش ہو کر لقمہ اجل بن جائیں گی، اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے: ﴿وما ينظر هؤلاء إلا **صيحة واحدة** ما لها من فواق﴾

ترجمہ: انہیں صرف **ایک چیخ کا انتظار ہے** جس میں کوئی توقف (اور ڈھیل) نہیں ہے۔

یعنی: اس کے بعد نہ انہیں ہوش آئے گا اور نہ وہ دنیا میں لوٹ پائیں گے، پھر دوسری دفعہ صور میں پھونک ماری جائے گی جس سے سارے مُردے قبر سے اٹھ کھڑے ہوں گے، اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے: ﴿فإنما هي زجرة واحدة فإذا هم ينظرون﴾.

ترجمہ: وہ تو صرف ایک زور کی جھڑکی ہے کہ یکایک یہ دیکھنے لگیں گے۔

معلوم ہوا کہ پہلی دفعہ پھونک مارنے سے زندہ مر جائیں گے اور دوسری دفعہ پھونک مارنے سے مردے زندہ ہو جائیں گے۔

قرآن میں صور کو ناقور سے بھی موسوم کیا گیا ہے، جیسا کہ سورۃ المدثر میں آیا ہے: ﴿فإذا نقر في الناقور﴾

ترجمہ: جب کہ صور میں پھونک ماری جائے گی۔

۲- آخرت کے دن پر ایمان لانے میں **قیامت کے بڑی نشانیوں** پر ایمان لانا بھی شامل ہے، جیسے زمین میں زلزلہ برپا ہونا، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿إذا زلزلت الأرض زلزالها﴾

ترجمہ: جب زمین پوری طرح جھنجھوڑ دی جائے گی۔

نیز یہ کہ: ﴿إذا رجت الأرض رجا﴾.

ترجمہ: جبکہ زمین زلزلہ کے ساتھ ہلا دی جائے گی۔

قیامت کی ایک بڑی نشانی یہ ہے کہ آسمان پھٹ جائے گا، جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے: ﴿فإذا انشقت السماء فكانت وردة كالدِّهان﴾

ترجمہ: جبکہ آسمان پھٹ کر سرخ ہو جائے جیسے کہ سرخ چمڑہ۔

یعنی: سرخ چمڑہ کی طرح ہو جائے گا، کیوں کہ وردة سے مراد سرخ ہے اور الدِّهان کا مطلب چمڑہ ہوتا ہے۔

دوسری آیت میں اللہ نے اس دن آسمان کی تشبیہ سیّال مادہ سے دی ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿يوم تكون السماء كالمهل﴾

ترجمہ: جس دن آسمان مثل تیل کی تلچھٹ کے ہو جائے گا۔

اس دن پہاڑ ریزے ریزے کر دئے جائیں گے یہاں تک کہ وہ اڑتی ریت کی مانند یا دھنے ہوئے اون کی طرح ہو جائیں گے۔ یہ دونوں ہی صفتیں تقریبا ملتی جلتی ہیں، پہاڑ کے ریزہ ریزہ ہونے کا ذکر اللہ تعالی کے اس فرمان میں آیا ہے: ﴿**وبُسَّت الجبال بسا**﴾

ترجمہ: پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے۔

پہاڑوں کے (دھنے ہوئے اون کی طرح فضاؤں میں) اڑنے کا تذکرہ اس آیت میں آیا ہے: ﴿وتكون الجبال **كالعهن المنفوش**﴾

ترجمہ: پہاڑ **دھنے ہوئے رنگین اون** کی طرح ہو جائیں گے۔

نیز اس فرمان الہی میں: ﴿وكانت الجبال **كثيبا مهيلا**﴾.

ترجمہ: پہاڑ مثل **بھربھری ریت** کے ٹیلوں کے ہو جائیں گے۔

اس دن پہاڑوں کو ان کی جگہوں سے اکھیڑ کر چلا دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ سراب (وہ ریت جو دور سے پانی محسوس ہوتی ہے) کی مانند ہو جائیں گے، فرمان باری تعالی ہے: ﴿وسُيرت الجبال فكانت **سرابا**﴾

ترجمہ: پہاڑ چلائے جائیں گے پس وہ **سراب** ہو جائیں گے۔

نیز اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿وترى الجبال تحسبها جامدة وهي **تمر مر السحاب** صنع الله الذي أتقن كل شيء﴾.

ترجمہ: آپ پہاڑوں کو دیکھ کر اپنی جگہ جمے ہوئے خیال کرتے ہیں لیکن **وہ بھی بادل کی طرح اڑتے پھریں گے**۔ یہ ہے صنعت اللہ کی جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا ہے۔

قیامت کی ایک بڑی نشانی یہ ہے کہ سورج لپیٹ لیا جائے گا، فرمان الہی ہے: ﴿إذا الشمس كورت﴾

ترجمہ :جب سورج لپیٹ لیا جائے گا۔

سورج کو لپیٹنے سے مراد یہ ہے کہ اسے پگڑی کی طرح لپیٹ کر پھینک دیا جائے گا جس سے اس کی روشنی ختم ہو جائے گی[1]۔

قیامت کی ایک بڑی نشانی یہ بھی ہے کہ ستارے ٹوٹ جائیں گے، یعنی آسمان کی بلندی سے ٹوٹ کر پے درپے زمین پر گر جائیں گے، اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿وإذا النجوم **انكدرت**﴾.

ترجمہ: جب ستارے **بے نور** ہو جائیں گے۔

قیامت کی ایک بڑی نشانی یہ بھی ہے کہ سمندر میں آگ کا بھونچال آجائے گا، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿وإذا البحار **سُجِّرت**﴾

ترجمہ: جب سمندر بھڑ جائے جائیں گے۔

پاک ہے وہ (اللہ) جس کے ہاتھ میں یہ قدرت ہے کہ وہ فطرت کے قوانین کو اپنے کونی اور قدری حکم سے الٹ پلٹ کر دے گا، اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿إنما قولنا لشيء إذا أردناه أن نقول له كن فيكون﴾.

(1) دیکھیں: تفسیر ابن جریر میں مذکورہ آیت کی تفسیر۔

ترجمہ: ہم جب کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں تو صرف ہمارا یہ کہہ دینا ہوتا ہے کہ ہو جا، پس وہ ہو جاتی ہے۔

۳-یوم آخرت پر ایمان لانے میں یہ بھی داخل ہے کہ **بعث بعد الموت** پر ایمان لایا جائے، اس کا مطلب یہ ہے کہ جب صور میں دوسری دفعہ پھونک ماری جائے گی تو مردے زندہ ہو جائیں گے، دوبارہ زندہ ہونا حق اور ثابت ہے، اس پر کتاب وسنت اور مسلمانوں کا اجماع دلالت کرتے ہیں، اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے: ﴿ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ لَمَيِّتُون * ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ **تُبْعَثُون**﴾.

ترجمہ: اس کے بعد پھر تم سب یقیناً مر جانے والے ہو۔ پھر قیامت کے دن بلاشبہ تم سب اٹھائے جاؤ گے۔

اس وقت لوگ اللہ رب العالمین کے سامنے آ کھڑے ہوں گے، ننگے پاؤں اور ننگے بدن ہوں گے، ان کا ختنہ نہیں کیا ہوگا، وہ سب کے سب صحیح سالم ہوں گے، یعنی دنیا میں ان کے اندر جو عیوب تھے، ان سے وہ پاک ہوں گے، جیسے لنگڑا پن اور اندھاپن وغیرہ۔ اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ **نُّعِيدُهُ** وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِين﴾.

ترجمہ: **جیسے کہ ہم نے اول دفعہ پیدائش کی تھی اسی طرح دوبارہ کریں گے**۔ یہ ہمارے ذمے وعدہ ہے اور ہم اسے ضرور کر کے ہی رہیں گے۔

اللہ تعالی مجھے اور آپ کو قرآن کی برکتوں سے مالامال فرمائے، اللہ مجھے اور آپ کو قرآن کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحتوں سے مستفید فرمائے، میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اللہ سے اپنے لئے اور آپ تمام حضرات کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہوں، لہذا آپ بھی اس استغفار کیجئے، بلاشبہ وہ بہت زیادہ معاف کرنے والا اور بڑا ہی مہربان ہے۔

دوسرا خطبہ:

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده.

حمد و صلاۃ کے بعد!

۴- آپ جان لیجئے —اللہ آپ پر رحم فرمائے— کہ آخرت کے دن پر ایمان لانے کا ایک تقاضہ یہ بھی ہے کہ **مخلوقات کو حشر کے میدان میں جمع کرنے پر ایمان لایا جائے** ، حشر کا مطلب ہے مخلوقات کو ان کی قبروں سے اٹھا کر محشر کے میدان میں جمع کرنا، اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے: ﴿وهو الذي ذرأكم في الأرض وإليه **تحشرون**﴾.

ترجمہ: وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کر کے زمین میں پھیلا دیا اور اسی کی طرف **تم جمع کئے جاؤ گے۔**

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہمارے درمیان نبی ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا: تم اللہ تعالی سے اس حال **میں ملو گے** کہ ننگے پاؤں، ننگے جسم اور بغیر ختنہ ہو گے [1]۔

قیامت کے دن لوگوں کو سفید گندمی رنگ کی (مسطح) زمین پر جمع کیا جائے گا، اس میں کسی انسان کے لئے کوئی نشانِ راہ نہ ہو گا [2]، ایک پکارنے والے کی آواز سب کے کانوں تک پہنچ سکے گی [3] اور ایک نظر سب کو دیکھ سکے گی [4]۔ جیسا کہ صحیح بخاری [5] میں ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اس دن انسانوں، جناتوں، فرشتوں اور چوپایوں کو اکھٹا کیا جائے گا، انس و جن کے جمع ہونے کی دلیل سابقہ آیتوں کا عموم ہے، رہی چوپایوں کے اکھٹا ہونے کی دلیل تو اللہ تعالی کا یہ فرمان اس پر دال ہے: ﴿وما من دابة في الأرض ولا طائر يطير بجناحيه إلا أمم أمثالكم ما فرطنا في الكتاب من شيء ثم إلى ربهم **يحشرون**﴾

ترجمہ: جتنے قسم کے جاندار زمین پر چلنے والے ہیں اور جتنے قسم کے پرند جانور ہیں کہ اپنے دونوں بازوؤں سے اڑتے ہیں ان میں کوئی قسم ایسی نہیں جو کہ تمہاری طرح کے گروہ نہ ہوں، ہم نے دفتر میں کوئی چیز نہیں چھوڑی، **پھر سب اپنے پرورد گار کے پاس جمع کئے جائیں گے۔**

نیز اللہ تعالی کا یہ فرمان بھی اس کی دلیل ہے: ﴿وإذا الوحوش حُشرت﴾.

ترجمہ: جب وحشی جانور اکھٹے کئے جائیں گے۔

رہی بات فرشتوں کو اکھٹا کرنے کی تو اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے: ﴿وجاء ربك والملك صفا صفا﴾

---

(1) اسے بخاری (٦٥٢٦) اور مسلم (٢٨٦٠) نے روایت کیا ہے۔

(2) دیکھیں: صحیح البخاری (٦٥٢١) اور صحیح مسلم (٢٧٩٠) بہ روایت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ۔

(3) کیوں کہ زمین میں کوئی ایسی دیوار وغیرہ نہ ہو گی جو آواز پھیلنے میں رکاوٹ ہو سکے۔

(4) یعنی زمین اتنی مسطح ہو گی کہ نگاہ ان کے اول انسان سے آخر انسان تک پہنچ رہی ہو گی، دیکھیں: فتح الباری، شرح حدیث (٤٧١٢)

(5) حدیث نمبر: (٣٣٦١)

ترجمہ: تیرا رب (خود) آجائے گا اور فرشتے صفیں باندھ کر (آجائیں گے)۔

چنانچہ فرشتے اپنے رب کے سامنے صف در صف کھڑے ہوں گے، لیکن ان کا حساب و کتاب نہیں ہو گا، کیوں کہ ان کی فطرت میں یہ ودیعت ہے کہ وہ احکام الہٰی پر کاربند رہتے اور رب کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان میں ان کی یہ صفت بتائی ہے:﴿ لا يعصون الله ما أمرهم ويفعلون ما يؤمرون﴾.

ترجمہ: جو حکم اللہ تعالی دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جائے بجالاتے ہیں۔

اللہ کے بندو! یوم آخرت پر ایمان لانے کے یہ چار تقاضے ہیں جن کا ذکر ہوا، آخرت پر ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اجمالی طور پر ان تقاضوں پر بھی ایمان نہ لایا جائے، پانچویں اور چھٹے تقاضہ کے بارے میں آئندہ خطبات میں گفتگو ہو گی۔ ان شاء اللہ

- آپ یہ بھی جان رکھیں—اللہ آپ پر رحم فرمائے- کہ جمعہ کے دن اور رات میں آپ کا سب سے افضل عمل یہ ہے کہ آپ نبی ﷺ پر درود و سلام بھیجیں، اے اللہ! اپنے بندہ اور رسول محمد پر درود و سلام نازل فرما، آپ کے خلیفوں سے راضی ہو جا، جو راہ راست پر قائم اور مسلمانوں کے امام تھے، نیز تابعین اور قیامت تک اخلاص کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والوں سے بھی راضی ہو جا۔
- اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت و سربلندی عطا فرما، شرک اور مشرکین کو ذلیل وخوار کر، اور اپنے دین کی حفاظت فرما، اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت و سربلندی عطا فرما، شرک اور مشرکین کو ذلیل وخوار کر، تو اپنے اور دین اسلام کے دشمنوں کو نیست و نابود کر دے، اور اپنے موحد بندوں کی مدد فرما۔
- اے اللہ! ہمیں اپنے ملکوں میں امن و سکون کی زندگی عطا کر، اے اللہ! ہمارے اماموں اور ہمارے حاکموں کی اصلاح فرما، انہیں ہدایت کی رہنمائی کرنے والا اور ہدایت پر چلنے والا بنا۔
- اے اللہ! تمام مسلم حکمرانوں کو اپنی کتاب کو نافذ کرنے، اپنے دین کو سربلند کرنے کی توفیق دے اور انہیں اپنے ماتحتوں کے لیے باعث رحمت بنا۔
- اے اللہ! ہم تجھ سے دنیا و آخرت کی ساری بھلائی کی دعا مانگتے ہیں جو ہم کو معلوم ہے اور جو نہیں معلوم، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں دنیا اور آخرت کی تمام برائیوں سے جو ہم کو معلوم ہیں اور جو معلوم نہیں۔

- اے اللہ! ہم تجھ سے جنت کے طلب گار ہیں اور اس قول و عمل کے بھی جو جنت سے قریب کر دے، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں جہنم سے اور اس قول و عمل سے جو جہنم سے قریب کر دے۔
- اے اللہ! ہمارے مریضوں کو شفاعطا فرما، ہمارے مردوں پر رحم فرما اور ہم میں سے جو مصیبت میں گرفتار ہیں، انہیں عافیت سے نواز۔
- اے اللہ! ہمارے دین کو درست کر دے، جو ہمارے (دین و دنیا کے) ہر کام کے تحفظ کا ذریعہ ہے اور ہماری دنیا کو درست کر دے جس میں ہماری گزران ہے اور ہماری آخرت کو درست کر دے جس میں ہمارا (اپنی منزل کی طرف) لوٹنا ہے اور ہماری زندگی کو ہمارے لیے ہر بھلائی میں اضافے کا سبب بنا دے اور ہماری وفات کو ہمارے لیے ہر شر سے راحت بنا دے۔
- اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات بخش۔

عباد الله! إن الله يأمر بالعدل والإحسان وإيتاء ذي القربى، وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي، يعظكم لعلكم تذكرون، فاذكروا الله العظيم يذكركم، واشكروه على نعمه يزدكم، ولذكر الله أكبر، والله يعلم ما تصنعون.

از قلم:

ماجد بن سلیمان الرسی

۱۵ ذوالقعدۃ ۱۴۴۲ھ

شہر جبیل - سعودی عرب

مترجم:

سیف الرحمن تیمی

binhifzurrahman@gmail.com